تین

سورہ نمبر 95

تنزیلی نمبر 13

آیات 08

پارہ 30

مکی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورہ تین

فضیلت سورہ تین

- جو اس سورہ کی تلاوت کرے گا گویا اس نے حضورﷺ کی غم زدہ حالت میں زیارت کی اور اللہ نے اس کی مشکل کو حل کردیا۔
اگر اس سورہ کو اپنے کھانے پر پڑھ لیا جائے تو آدمی اس کے مضر اثرات سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ اگر اس کھانے میں زہر بھی ہوا، تب بھی وہ شفا میں بدل جائے گا۔ (تفسیر نورالثقلین)

- کتاب ثواب الاعمال میں ہے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
جو شخص سورہ التین کی فریضہ اور نافلہ نماز میں تلاوت کرےگا تو خداوند کریم اسے اس قدر جنت عطا کرے گا کہ وہ خوش ہوجائےگا۔ (تفسیر نورالثقلین)

- ایک اور حدیث میں پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ و وسلم سے آیا ہے:
”جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا جب تک وہ دنیا میں رہے گا خدا اس کو دو نعمتیں عطا کرے گا: سلامتی اور یقین، اور جب دنیا سے رخصت ہوجائے گا، تو ان تمام لوگوں کی تعداد کے برابر جنہوں نے اس سورہ کو پڑھا ہے، ان سب کے ایک دن کے روزہ کا ثواب اجر کے طور پر اسے عطا کرے گا۔“ ۱

وقت نزول

📖 یہ سورۃ مکی ہے۔ آیات کی تعداد آٹھ ہے۔ بعض مدنی ہونے کا احتمال دیتے ہیں لیکن آیت وَ ہٰذَا البَلَدِ الاَمِینِ قرینہ بن سکتی ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے۔ (کوثر)

تین و زیتون، طور سینین، بلد الامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1- وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِۙ ۱

قسم ہے انجیر و زیتون کی۔

(اظھر)

2- وَطُوۡرِ سِیۡنِیۡنَۙ ۲

قسم ہے طور سینین کی۔

(اظھر)

📖 فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے ابولحسن علیہ السلام سے پوچھا کہ والتین والزیتون سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: تین سے امام حسنؑ اور زیتون سے امام حسین علیہم السلام مراد ہیں۔

عرض کیا وطور سینین سے کیا مراد ہے؟

اس سے مراد امیرالمؤمنینؑ ہیں۔

و ھذا البلدالامین سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: رسول اللہﷺ مراد ہیں۔ پھر خاموش ہوگئے،

عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، الا الذین امنوا وعملواالصالحات سے کیا مراد ہے؟
فرمایا: امیرالمومنین اور آپ کے شیعہ۔ فلھم اجر غیر ممنون۔ ان کو بے حساب اجر ملے گا۔ (تفسیر فرات کوفی)

📖 طُورِ:بنا بقول بعضے قبطی زبان میں طور پہاڑ کو کہتے ہیں لیکن مذہبی اصطلاح میں طور اس کوہ کو کہتے ہیں جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی اور شریعت نازل ہوئی تھی اور یہاں آپؑ اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتے تھے۔ (کوثر)

📖 سِیۡنِیۡنَ :بعض مفسرین کے نزدیک سِینِینَ سے سینا مراد ہے۔ بعض دیگر مفسرین کہتے ہیں :سِینِینَ سریانی یا قبطی زبان میں بابرکت کے معنی میں ہے۔ بعض کے نزدیک طُورِ کوہ اور سِینِینَ میدان کو کہتے ہیں۔ بہرحال طور کا اضافہ سِینِینَ کی طرف ہے تو طُورِ اور سِینِینَ کے دو مختلف معنی ہونے چاہئیں۔ لہٰذا طُورِ سِینِینَ کے معنی یہ بنتے ہیں: صحرائے سینا کا کوہ۔ (کوثر)

📖 انجیر کا نام ایک مرتبہ اور زیتون کا نام چھ مرتبہ قرآن میں آیا ہے اور دونوں میں بہت سی غذائی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ انجیر ہر عمر کے انسان کے لیے بہت مفید ہے۔ کھلاڑیوں اور کمزور افراد کو کھانے کی بہت زیادہ تاکید کی جاتی ہے۔ بعض روایات کی بناء پر انجیر بہشتی پھل ہے۔ قدیم طب میں انجیر اور شہد کا معجون معدے کے لیے بہت مفید ہے اور اس کی سوزش اور جلن کا خاتمہ کرتا ہے اور قوت فکر کو بڑھاتا ہے۔

📖 حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: انجیر منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے اور مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے بالوں کو گھنا کرتی ہے ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے اور دوائی کی طرح موثر ہے۔ زیتون بلغم کو ختم کرتی ہے۔ چہرے کی رنگت کو صاف کرتی ہے۔ اعصاب کو مضبوط بناتی ہے اور انسان کا غصہ کو ٹھنڈا کرتی ہے۔ (تفسیر نور)

📖 اِس بارے میں کہ کیا اس سے انہیں دو مشہور پھلوں کی قسم مراد ہے یا کسی اور چیز کی، مفسّرین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
اگرچہ بعض اس سے انہیں دو مشہور پھلوں کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں، جو حد سے زیادہ غذائی اور دوائی خواص کے حامل ہیں، لیکن بعض کا نظریہ یہ ہے کہ اس سے مراد وہ دو پہاڑ ہیں جن پر شہرِ دمشق اور بیت المقدس واقع ہیں ۔ کیونکہ یہ دونوں مقامات بہت سے انبیاء اور خدا کے بزرگ پیغمبروں کے قیام کی سرزمین ہیں، اور یہ دونوں قسمیں، تیسری اور چوتھی قسموں کے ساتھ ، جو مقّدس سرزمینوں کی قسمیں ہیں، ہم آہنگ ہیں۔
اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ان دونوں پہاڑوں کو تین اور زیتون اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ ان میں سے ایک پر انجیر کے درخت اُگتے ہیں اور دُوسرے پر زیتون کے درخت۔
اور بعض نے تین کو آدم علیہ السّلام کے زمانہ کی طرف اشارہ سمجھا ہے، کیونکہ وہ لباس جو آدم علیہ السّلام اور حوّا نے جنّت میں پہنا تھا وہ انجیر کے درختوں کے پتوں کا تھا ، اور زیتون کو نوحؑ کے زمانہ کی طرف اشارہ سمجھا ہے، کیونکہ طوفان کے آخری مرحلوں میں نوحؑ نے ایک کبوتر اس مقصد سے چھوڑا تھا۔ تاکہ پانی کے نیچے سے خشکی کے ظاہر ہونے کو معلوم کرے۔ وہ (کبوتر)زیتون کی ایک شاخ لے کر واپس آیا تو نوحؑ سمجھ گئے

کہ طوفان تھم گیا ہے، اور خشکی پانی کے نیچے سے ظاہر ہو گئی ہے۔ (اس لیے زیتون صلح و امنیت کی رمز ہے)۔ (نمونہ)

📖 انجیر اور زیتون یوں تو دو پھل ہیں مگر چونکہ اس کے بعد دو مقامات کی قسم (کھائی گئی) ہے اس لیے بظاہر تین اور زیتون سے مراد وہ علاقہ ہیں جہاں یہ پھل کثرت سے پائے جاتے تھے اور وہ شام اور فلسطینوں کے علاقے ہیں کہ یہاں انبیا و مرسلین کثرت سے ہوئے۔ (فصل الخطاب)

Fig & Olive in Bible

✎ اسی مناسبت سے جب انجیر و زیتون کو بائیبل میں دیکھا گیا تو بائیبل میں انجیر و زیتون(Fig & Olive Trees) کا بہت زیادہ ذکر ہے۔

📖[11] When the dove returned to him in the evening, there in its beak was a freshly plucked olive leaf! Then Noah knew that the water had receded from the earth. (Genesis, 8:11)

[8] a land with wheat and barley, vines and fig trees, pomegranates, olive oil and honey; (Deuteronomy, 8:8)
[10] “Next, the trees said to the fig tree, ‘Come and be our king.’ (Judges, 9:10)

[25] During Solomon’s lifetime Judah and Israel, from Dan to Beersheba, lived in safety, everyone under their own vine and under their own fig tree. (1 Kings, 4:25)

[28] Baal-Hanan the Gederite was in charge of the olive and sycamore-fig trees in the western foothills.
Joash was in charge of the supplies of olive oil. (1 Chronicles, 27:28)

[2] "'When anyone brings a grain offering to the LORD, their offering is to be of the finest flour. They are to pour olive oil on it, put incense on it. (Leviticus, 2:1)

📖 The Mount of Olives, east of Jerusalem, is mentioned several times in the New Testament. (Wikipedia)

✎ جبکہ سائنسی نقطہ نگاہ سے: دونوں درختوں/پھلوں کی بہت ساری خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ ان کے پھل پوری دنیا میں مشہور اور کارآمد ہیں، اور ان درختوں کی عمر لمبی ہوتی ہے، جیسے 1000 سال یا زیادہ۔ تیسرا یہ کہ یہ سخت ماحول جیسے پہاڑوں پر اور خشک سالی کے موسم میں بھی survive کر جاتے ہیں۔

📖 The edible fig is one of the first plants that were cultivated by humans. Nine subfossil figs of a parthenocarpic (and therefore sterile) type dating to about 9400–9200 BC were found in the early Neolithic village Gilgal I (in the Jordan Valley, 13 km north of Jericho). Middle Eastern and Mediterranean climates are especially suitable to it. (Wikipedia)

📖 **Fossil evidence indicates the olive tree had its origins 20–40 million years ago... (Wikipedia). olive trees around the world can live as long as 1,500 years. (weekand.com)**

✏ **طور سینین میں تو لفظ "طور" خود پہاڑ کے معنیٰ میں ہے، پھر زیتون "جبل الزیتون" آج تک یروشلم میں پایا جاتا۔ جو Kingdom of Judah سے منسوب ہے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بہت سارے واقعات اسی پہاڑ پر رونما ہوئے، جن میں سے ایک ان کا آسمان پر اٹھ جانا اسی پہاڑ سے ہوا۔**

(Acts of the Apostles it is described as the place from which Jesus ascended to heaven.)

3۔ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِۙ ۳

اور اس شہر امین کی۔

(اظہر)

📖 **اَمَنَ کسی کو بے فکر اور مطمئن کر دینا۔ دوسرے کو امن دے دینا۔(تاج)...**

اِئْتِمَانٌ ۔ کسی پر بھروسہ اور اعتماد کرنا.... مُؤْمِنٌ ۔ امن کی ضمانت دینے والا۔جس پر بھروسہ کر کے انسان بے فکر اور محفوظ ہو جائے۔ امنِ عالم کا ضامن۔*(تاج) الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ[95:3]۔ جس شہر میں امن و حفاظت ہو .مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۔[44:51] جس مقام میں پورا پورا اطمینان اور سامانِ حفاظت ہو۔*(لین) اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ[26:162] ۔ "میں تمہارے لیے رسول امین ہوں۔ (لغات القرآن)**

📖 امن کے شہر سے مراد بالاتفاق مکہ ہے جہاں داخل ہونے والے کو زمان جاہلیت میں بھی امن ملتا تھا کہ اگر کوئی مجرم اور قاتل بھی حرم میں داخل ہو جاتا تو اسے حرم میں موجود ہونے تک امن مل جاتا تھا۔ (کوثر)

✎ "وھذا البلد الامین" سے اگر مکہ مراد ہے تو یہ شہر بھی پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ جن میں جبل ابو قبیس، جبل حراء، جبل نور، جبل ثور، صفا و مروا وغیرہ شامل ہیں۔۔

✎ اس لیے عرفہ عام میں یہ شروع کی تین آیات میں،
اگر پہاڑوں کی طرف اشارہ ہے تو
(کوئی) جبل "تین"، جبل زیتون، طورِ سینا اور جبلِ حرا
مراد ہوسکتے۔ اور طور سینا، اور غارِ حرا کی خاص بات یہ بھی ہے کہ ان دونوں پہاڑوں پر حضرت موسٰی و نبی مکرمﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔
اور اگر شخصیات مراد ہیں تو (میرے نزدیک)

1. تین و زیتون سے – حضرت عیسیٰ علیہ السلام
2. طور سینین سے – حضرت موسیٰ علیہ السلام
3. و ہٰذا البلد امین سے – حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اور یہ تین شخصیات (آخری دور میں) انسان کے Role Model (مثالی شخصیات) کے طور پر اللہ نے ان کو خلق کیا۔

جیسا کہ چوتھی آیت پھر اس پر دلیل بنتی کہ، کہ انسان کو ہم نے بہترین تخلیق پر تو بنایا ہی ہے، پر اس تخلیق کی پرفیکشن بھی یہ تین شخصیات میں دیکھی جا سکتی ہے۔

✎ **اگر ان آیات سے "شخصیات" مراد ہیں، تو دوسرا خیال یہ بھی ہوسکتا کہ شروع کی 3 آیات میں صرف دو شخصیات ہی مراد ہوں۔ "بلد امین" سے خود رسولِ امین، کہ ان کا لقب "امین" تھا، اور وہ "مدینۃ العلم" بھی ہیں۔ اور "طور سینین" سے حضرت موسٰی علیہ السلام۔ جبکہ "تین و زیتون" اللہ کی قدرتوں کی طرف اشارہ کر کے مکی سورتوں کا اندازِ بیان ہے، جیسے سورہ شمس و لیل میں ہے۔ (واللہ اعلم)**

احسن تقویم، اسفل سافلین

4- لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ٤

بتحقیق ہم نے انسان کو بہترین اعتدال میں پیدا کیا۔

(بلاغ القرآن)

اَلَّذِىۡۤ اَحۡسَنَ كُلَّ شَىۡءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِيۡنٍۚ‏ ٧ (سجدہ، 32:7)
اس نے جو چیز بھی بنائی خوب بنائی اور اس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا مٹی سے کی

📖 **قَامَ۔ قِیَاماً ۔کھڑا ہونا۔ متوازن ہونا۔کسی معاملہ کا اعتدال اور توازن پر ہونا۔ محکم اور استوار ہونا۔ ثابت اور دائم رہنا۔ کسی کام کو ہمیشہ کرتے رہنا۔ رک جانا۔ کسی جگہ ٹھہر جانا۔ بارونق ہونا*(تاج)۔ (لغات القرآن)**

📖 کتاب خصال میں ہے، حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: تقویم انسانی اور اس کی بقا کا انحصار چار چیزوں پر ہے:

1. نار 2. نور 3. ہوا 4. پانی

آگ کے ذریعے انسان کھانا کھاتا ہے۔

نور کے ذریعے دیکھتا اور سوچ و فکر کرتا ہے۔

ہوا کے ذریعے سنتا اور سونگھتا ہے

پانے کے ذریعے انسانی طعام سے لذت حاصل کرتا ہے۔ (نورالثقلین)

📖 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جسم انسانی چار چیزوں سے مرکب ہے:

1. روح 2. عقل 3. خون 4. نفس

جب روح نکلتی ہے تو عقل بھی نکل جاتی ہے۔ جب روح کسی چیز کو خواب میں دیکھتی ہے تو عقل اسے یاد رکھتی ہے۔

(جبکہ) خون اور نفس اپنی جگہ قائم رہتے ہیں۔ (تفسیر نورالثقلین)

5- ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سَافِلِيۡنَۙ ۵

پھر ہم نے اسے پست ترین حالت کی طرف پلٹا دیا۔

(بلاغ القرآن)

✎ احسن تقویم / اسفل سافلین کے دو تین مفہوم ہو سکتے۔

✎ پہلا: اگر ظاہر جسمانی ساخت مراد لیں: تو مطلب اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھی خوبصورت اور اعتدال والی ساخت پر پیدا کیا، اور

اسفل سافلین سے اُسے پست ترین حالت میں لوٹا دیا، یعنی بڑھاپے میں اسکا جسم خوبصورتی اور طاقت کھو بیٹھا اور مرنے کے بعد اور زیادہ اسفل سافلین ہوگیا کہ اسکی جسم کی کھال گل گئی اور ہڈیوں کا ڈھانچا باقی رہ گیا اور وہ بھی وقت کے ساتھ خاک میں خاک ہوگیا۔
پر اسکے بعد والی آیت "الا الذین۔۔۔" کچھ لوگوں کو استثنا قرار دیتی ہے۔

یعنی جو لوگ ایمانِ لاتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ان کے جسم مرنے کے بعد بھی صحیح و سالم اور خوبصورت ہی رہتی، وہ اسفل سافلین نہیں بنتے۔ وہ بالکل ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے ابھی تازہ فوت ہوا ہو۔

- **دوسرا مفہوم: احسن تقویم/ اسفل سافلین کا باطن کو مد نظر رکھتے ہوئے (یعنی اعمال و کردار کے حوالے سے): احسن تقویم سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو "دین فطرت" پر پیدا کیا، اور اس میں ہر چیز اچھی رکھی۔ (اگر ماحول انسان کو کرپٹ نہ کرے تو انسان جس فطرت پر پیدا ہوا ہے وہ وہی ہے، جو دین اسلام ہے۔ وہ عقیدہ کے طور پر بھی پرفیکٹ ہے اور اخلاقی طور پر بھی۔)۔۔۔ اسفل سافلین کی طرف پھر وہی لوٹتے جو اگلی آیت "الا الذین آمنو و عملوا الصٰلحٰت" پر پورے نہیں اترتے۔**

📖 اُولٰٓئِکَ کَالاَنعَامِ بَل ہُم اَضَلُّ.... (۷ اعراف: ۱۷۹) یہ شخص چوپاؤں کی طرح سٰفِلِینَ میں ہو گا۔ بَلْ ہُمْ اَضَلُّ بلکہ وہ مویشوں سے زیادہ گمراہ اَسفَلَ میں ہو گا۔ (کوثر)

6- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۶

سواء ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالح انجام دیا، پس ان کے لیے اجر غیر ممنون ہے۔

(اظھر)

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۲۵ (انشقاق، 84:25)

7- فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۷

(اس آیت کہ دو طرح ترجمہ کیا گیا ہے:)

تو (اے آدم زاد) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ (جالندھری)

تو اس کے بعد آپ (ﷺ) کو جزا وسزا کے معاملہ میں کون جھٹلا سکتا ہے؟ (نجفی)

✎ پہلا مفہوم اگر اٹھائیں تو یہاں ضمیر "ک" (یعنی آپ) سے انسان ذات مراد لیا گیا ہے۔ یعنی پھر تو (اے انسان) اسکے بعد بھی دین کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ (دین عمومی طور پر قرآن میں قیامت کے حوالے سے آیا ہے)

دوسرا مفہوم ضمیر "ک" سے نبی اکرمﷺ کی ذات مراد لی گئی ہے۔

پھر نبی اکرمﷺ ذات کو لے کر پہلا والا ترجمہ کر نہیں سکتے۔

پھر اس طرح کرنا پڑے گا کہ "آپ کو کون جھٹلا سکتا ہے" جیسے حسین نجفی، اور "سید قطب" نے کیا ہے۔
پر پہلا ترجمہ شاید زیادہ مناسب ہے۔ کہ گفتگو "انسان" سے ہورہی ہے "لقد خلقنا الانسان"

✎ پر غور طلب بات یہاں یہ ہے کہ جب ڈائریکٹ "آپ" کہہ کر مخاطب کرنے کے باوجود ہم نبی اکرمﷺ کی ذات یاں مراد نہیں لے رہے – یعنی یہ نہیں کہہ رہے کہ آپ یوم دین کو جھٹا رہے ہیں۔ تو پھر "عبس وتولا" میں کیوں لازماً لے رہے؟ (جب کہ وہاں تو ضمیر مخاطب کی بھی نہیں ہے، 3rd پرسن (ضمیر غائب) کی ہے۔)

8- اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ٨

کیا اللہ حاکموں میں سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

(بلاغ القرآن)

درسِ سورة

✎ یعنی اے انسان تجھے ہم نے بہترین تقویم پر خلق کیا، بہترین صورت، بہترین جسم، بہترین انداز، بہترین سوچ، اور بہترین فطرت پر۔

پھر جس طرح ہماری تخلیق میں پھلوں میں سے کچھ پھلوں کو ہم نے بہترین بنایا۔ پہاڑوں میں سے کچھ پہاڑوں کو ہم نے وحی کے نزول سے مکرم کیا، اور شہروں میں سے کچھ شہروں کو بابرکت بنایا۔

اس طرح انسانوں میں کچھ انسان ہمارے best of the best ہیں۔ اور وہ تمہارے لیے بہترین رول ماڈل ہیں۔

اے انسان اگر تو عقل سلیم و قلبِ سلیم رکھتا ہوگا، یعنی اس ساخت پر جس پر میں نے تجھے خلق کیا، پھر تو خودی خدا کے آگے سجدہ ریز ہوجائیگا، اور بول پڑے گا اللہ ہی میرا حاکم ہے، جو سب حاکموں سے بہترین حاکم ہے، جس نے مجھے خلق کیا، اور جس کی طرف مجھے لوٹ کر جانا ہے۔ پر اگر تو نے اپنی فطرت کرپٹ کردی، تو پھر تو اسفل سافلین میں جا پڑے گا۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اظھر حسین ابڑو (اللہم اغفر لہ وارحمہ)
2023-7-7
18 ذولحج 1444
7-4-2024
27 رمضان1445
22-جون-2025